Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون ۳۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۶ ذوالحجہ ۱۳۹۲ھ ، ۱۲ صلح ۱۳۵۲ہش ، ۱۲ جنوری ۱۹۷۳ء | نمبر ۱۰

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۱۱ صلح - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

بڑی سخت پیچش - مروڑ اور پیٹ میں درد کی وجہ سے طبیعت بہت ناساز ہے۔

احباب جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ - ۱۱ صلح - حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے لیکن ضعف بہت رہا۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد فضل لندن کو ۲۶ دسمبر ۱۹۷۲ء کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا نام از راہ شفقت "محمود احمد" تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے۔ دین کا خادم اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب بنائے۔ آمین

(عطاء المجیب راشد نائب امام مسجد فضل لندن)

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی سابق مبلغ جرمنی کو بتاریخ ۷ جنوری ۱۹۷۳ء دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت نومولود کا نام "سلمان احمد" رکھا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے، اسے خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرمائے۔ آمین

مکرم شیخ عبد القادر صاحب محقق ۲۱ جنوری ۱۹۷۳ء بروز اتوار شام ۴ بجے ایوان محمود میں اپنی جدید تحقیق سے متعلق ایک علمی مقالہ بعنوان "حضرت مریم صدیقہ قرآن حکیم اور تاریخ کی روشنی میں" پیش فرمائیں گے۔ علم دوست احباب سے درخواست ہے کہ وہ تشریف لاکر استفادہ فرمائیں۔

مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مکرم میاں اقبال احمد صاحب ایڈووکیٹ راجن پور نائب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ڈیرہ غازیخان ۱۴ سال سے خونی پیچش میں مبتلا ہیں۔ کافی علاج کے باوجود بیماری دور نہیں ہو سکی۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(غلام نبی صدر جماعت احمدیہ راجن پور)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کو ظاہری وجود کے علاوہ ایک اور وجود بھی دیا جاتا ہے جو صادق کی صحبت میں تیار ہوتا ہے

یہ وجود سچی پاکیزگی کے بعد ملتا ہے اور اسکے ذریعے ہر قسم کے شبہات سے نجات حاصل ہو جاتی ہے

"انسان کے دراصل دو وجود ہوتے ہیں۔ ایک وجود تو وہ ہے جو ماں کے پیٹ میں تیار ہوتا ہے اور جسے ہم تم سب دیکھتے ہیں۔ جسے لے کر وہ باہر آجاتا ہے اور یہ وجود بلا کسی فرق کے سب کو ملتا ہے۔ لیکن ایک اور وجود بھی انسان کو دیا جاتا ہے جو صادق کی صحبت میں تیار ہوتا ہے۔ یہ وجود بظاہر ایسا نہیں ہوتا کہ ہم اُسے چھو کر یا ٹٹول کر دیکھ لیں۔ مگر وہ ایسا وجود ہوتا ہے کہ اس وجود پر ایک قسم کی موت وارد ہو جاتی ہے۔ وہ خیالات، وہ افعال اور حرکات جو اس سے پہلے صادر ہوتے تھے، یا دل میں گذرتے تھے یہ اُن سے بالکل الگ ہو جاتا ہے اور شبہات سے جو اُس کے دل کو تاریک کئے رہتے تھے ان سے اس کو نجات مل جاتی ہے اور یہی وجود حقیقی نجات ہوتی ہے جو سچی پاکیزگی کے بعد ملتا ہے۔ کیونکہ جبتک شبہات سے نجات نہیں اس کو تاریکی سے نجات نہیں اور سچی پاکیزگی اسے میسر نہیں اور وہ خدا کو دیکھ نہیں سکتا، اس کی عظمت و ہیبت کا اس کے دل پر اثر نہیں ہو سکتا اور سچ تو یہ ہے کہ وُہ خدا کو دیکھ نہیں سکتا۔ اور جو شخص اس دنیا میں خدا کے دیکھنے سے بے نصیب ہے وہ قیامت کو بھی محروم ہی ہوگا۔ جیسے خدا نے خود فرمایا ہے مَنۡ کَانَ فِیۡ هٰذِهٖۤ اَعۡمٰی فَهُوَ فِی الۡاٰخِرَةِ اَعۡمٰی۔ اس سے یہ مُراد تو نہیں ہو سکتی کہ جو اس دُنیا میں اندھے ہیں وہ قیامت کو بھی اندھے ہی ہونگے۔ بلکہ اس کا مفہوم یہی ہے کہ خدا کو ڈھونڈنے والوں کے دل نشانات سے ایسے منوّر کئے جاتے ہیں کہ وہ خدا کو دیکھ لیتے ہیں اور اسکی عظمت و جبروت کا مشاہدہ کرتے ہیں یہانتک کہ دُنیا کی ساری عظمتیں اور بزرگیاں اُن کی نگاہ میں ہیچ ہو جاتی ہیں۔ اور اگر خدا کو دیکھنے کی آنکھیں اور اس کے دریافت کرنے کے حواس سے اِس دُنیا میں اس کو حصہ نہیں ملا تو اُس دوسرے عالم میں بھی نہیں دیکھ سکے گا۔

پس اللہ تعالیٰ کو جیسا کہ وُہ ہے کسی غلطی کے بدُوں شناخت کرنا اور اِسی دُنیا میں سچے اور صحیح طور پر اسکی ذات و صفات کی معرفت حاصل کرنا ہی تمام روشنیوں اور تجلّیات کی کلید ہے۔ اسی سے وُہ آگ پیدا ہوتی ہے جو پہلے انسان کی گنہگار حالت پر موت وارد کرتی ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶ و ۷)

پبلشر :- مسعود احمد ، پرنٹر :- سید عبد الحی ، مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ، مقام اشاعت :- دفتر الفضل دار الرحمت غربی ، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ ماہ صلح ۱۳۵۲ ہش

ذبحِ عظیم کی یاد منانے کی اصل غرض

عید الاضحیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے خاندان کی عظیم قربانی کی یاد میں منائی جاتی ہے۔ یہ عظیم قربانی بیت اللہ کی حفاظت اور دینِ ابراہیمی کی خدمت کی غرض سے دی گئی تھی۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمتِ بالغہ کے ماتحت یہ عظیم قربانی ان سے اس لئے لی تھی تا ان کے ذریعہ وہ اولاد پیدا ہو جس کے ہاتھوں دینِ حنیف کے آخری دور کا قیام عمل میں آئے۔ یہ عظیم قربانی پیش خیمہ تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا میں آمد اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ رونما ہونے والے انقلاب عظیم کا۔

اس عظیم قربانی کی یاد عید الاضحیٰ کے موقع پر خدائی حکم کے ماتحت جانور ذبح کر کے منائی جاتی ہے لیکن قربانی کے طور پہ محض جانور ذبح کر دینا اور پھر اس کے گوشت کو خود ہی کھا لینا اپنے اندر چنداں اہمیت نہیں رکھتا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ط (سورۃ الحج آیت ۳۸)

یاد رکھو کہ ان قربانیوں کے گوشت اور خون ہرگز اللہ تک نہیں پہنچتے لیکن تمہارے دل کا تقویٰ اللہ تک پہنچتا ہے۔

پس اصل چیز تقویٰ کی وہ روح ہے جس کے ماتحت عید الاضحیٰ کے روز جانوروں کی قربانی کی جاتی ہے۔ خدا کی نگاہ میں اصل قدر وقیمت روحِ تقویٰ کی ہے نہ کہ قربانی کے جانوروں کی۔ لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ قربانی کے جانور یا بالفاظِ دیگر جانوروں کی قربانی کو سرے سے کوئی اہمیت ہی حاصل نہیں ہوتی۔ ان کی بھی ایک قدر وقیمت ہے اور وہ اس لئے کہ جانوروں کو بطور قربانی ذبح کرنے سے انسان کے دل میں تقویٰ پیدا ہوتا ہے اور وہ تقویٰ خدا تعالیٰ کو پسند ہے اور اس کی وہ قدر کرتا ہے۔ پس اصل قدر وقیمت تو خدا کی نگاہ میں تقویٰ ہی کو حاصل ہے لیکن اس سے اُتر کر خود جانوروں اور ان کی قربانی کو بھی ایک گونا قدر وقیمت ضرور حاصل ہوتی ہے کیونکہ ان کی یہ قربانی دلوں میں تقویٰ پیدا کرنے کا موجب بنتی ہے۔ اگر قربانی کے جانوروں کی کوئی قدر ہی نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ انہیں شعائر اللہ میں شمار نہ کرتا اور یہ نہ فرماتا کہ:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَآ آٰمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ط (المائدہ آیت ۳)

یعنی اے ایماندارو! اللہ کے مقرر کردہ نشانوں کی بے حرمتی نہ کرو اور نہ حرمت والے مہینے کی اور نہ حرم کی طرف لے جائی جانے والی قربانی کی اور نہ ایسی قربانیوں کی جن کے گلے میں حرم کے ذبیحہ کے نشان کے طور پر ہار پہنائے گئے ہوں اور نہ بیت الحرام کی طرف جانے والے لوگوں کی جو اپنے رب کے فضل اور اس کی رضاء کی تلاش میں ہیں۔

الغرض اصل چیز روح تقویٰ ہے اور قربانی کے جانوروں کی اہمیت اسلئے ہے کہ انہیں قربانی کے طور پر ذبح کرنے کی وجہ سے انسان میں تقویٰ پیدا ہوتا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان کی وجہ سے تقویٰ کیسے پیدا ہوتا ہے؟ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اس میں کوئی شبہ نہیں کہ قربانی کا اثر طبیعت پر ضرور پڑتا ہے اور اسی اثر کو پیدا کرنے کے لئے قربانی کو عبادت میں شامل کیا گیا ہے۔ گویا قربانی کے ذریعہ سے ہر انسان اس امر کا اقرار کرتا ہے کہ جس طرح یہ جانور جو مجھ سے ادنیٰ ہے میرے لئے قربان ہوا ہے اسی طرح میں بھی اقرار کرتا ہوں کہ اگر مجھ سے اعلیٰ چیزوں کے لئے مجھے اپنی جان دینی پڑے گی تو میں بھی خوشی سے اپنی جان دے دوں گا۔ اب غور کرو جو شخص قربانی کی اس حکمت کو سمجھ کر قربانی کرتا ہے اسکی طبیعت پر اس کا کس قدر گہرا اثر پڑے گا اور کس طرح وہ اپنے اُس فرض کو یاد رکھے گا جو اُس کے پیدا کرنے والے کی طرف سے اس پر عائد ہوتا ہے۔ اس ذبح کی یاد ہمیشہ اس کے دل میں تازہ رہے گی اور اس کا دل اسے کہتا رہے گا کہ دیکھ تُو نے اپنے ہاتھوں سے بکرے کو ذبح کر کے اس امر کا اقرار کیا تھا کہ ادنیٰ چیز اعلیٰ کے لئے قربان کی جاتی ہے اب تجھے بھی اُس قربانی کے لئے تیار رہنا چاہیئے جو صداقتوں کے قیام کے لئے یا بنی نوعِ انسان کی تکالیف کے دور کرنے کے لئے تجھے کرنی پڑے۔"

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے خاندان نے دنیا میں صداقتوں کے قیام اور بنی نوع انسان کی حقیقی فلاح و نجاح کی خاطر ہی خدائی حکم کے ماتحت وہ عظیم قربانی دی تھی جس کی یاد عید الاضحیٰ کے روز جانوروں کی قربانی پیش کر کے منائی جاتی ہے۔ سو گویا جانوروں کی قربانی تصویری زبان میں ایک حقیقت کا اظہار ہے جس کے اندر بہت بڑی حکمت پوشیدہ ہے اور وہ یہی ہے کہ جانور ذبح کرنے والا تصویری زبان میں اس امر کا اقرار کرتا ہے کہ وہ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ کی طرح اپنے نفس کی قربانی پیش کرنے کے لئے تیار ہے وہ گویا اس امر کا اظہار کرتا ہے کہ میں حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ کے نقشِ قدم پہ چلتے ہوئے خدا تعالیٰ کی راہ میں سب کچھ قربان کردوں گا۔ پس جو لوگ یہ محض بکرے یا اُونٹ یا گائے کی قربانی کر کے یہ سمجھ لیتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کی قربانی کی یاد کو تازہ کر دیا اور اس طرح خدا کو پالیا وہ غلطی کرتے ہیں۔ ان کی قربانی کی یاد تو اسی صورت میں تازہ ہو سکتی ہے کہ جب اس عزم اور عہد کے اعادہ کے رنگ میں جانوروں کی قربانی پیش کی جائے کہ ہم بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان قربان کرنے سے ذرا نہ ہچکچائیں گے اور حصولِ رضائے الٰہی کی خاطر پوری بشاشتِ قلب سے اسے قربان کر دکھائیں گے۔ ذبحِ عظیم کی یاد منانے کی یہی اصل غرض ہے اور اس غرض کو پورا کر دکھانا ہر مسلمان کا فرضِ اولین ہے۔

نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

مکرم ثاقب زیروی صاحب نے اپنی یہ "نعتِ رسولؐ" جماعت احمدیہ کے ۸۰ ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر ۲۸ دسمبر ۱۹۷۲ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اختتامی تقریر سے قبل خوش الحانی سے پڑھی تھی وہ ذیل میں شائع کی جا رہی ہے۔ (ادارہ)

یہ بات مجھ سے فلک نے کہی اشاروں میں
ضیائے رُوئے محمدؐ ہے چاند تاروں میں

ترا کرم ہے سہارا گناہ گاروں کا
ترے کرم کی ہیں باتیں گناہ گاروں میں

ترے جمالِ درخشاں کی عطر بیز کرن
ہوائیں ڈھونڈتی پھرتی ہیں لالہ زاروں میں

مرے سفینے کو ہے جستجوئے موجِ رسولؐ
میں قید رہ نہیں سکتا کبھی کناروں میں

نئی حیات ترستی ہے روشنی کے لئے
اندھیری شب کا سماں ہے نئے دیاروں میں

خدائے ارض و سما رحمتوں کا مینہ برسا
سُلگ رہے ہیں شگوفوں کے دل بہاروں میں

ہمیں بھی بادۂ یثرب سے عشق ہے ساقی
ہمارا نام بھی لکھ لینا بادہ خواروں میں

رسولِ پاکؐ سے نسبت نہ تھی انہیں ثاقب
وہ قافلے جو بھٹکتے پھرے غباروں میں

ثاقب زیروی [illegible] ۲۸ دسمبر ۷۲ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فریضۂ حج کی فلاسفی

عالمی اخوت اسلامیہ کا ایمان افروز اجتماع

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ

ماہ ذوالحجہ کا چاند نوید مسرت لئے ہوئے نکل چکا ہے اور جن عشاق رسولؐ کو خدا تعالیٰ نے مالی استطاعت اور جسمانی صحت سے نوازا ہے وہ ان ایام میں فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے مکہ معظمہ میں اکناف عالم سے تسبیح و تحمید کرتے ہوئے والہانہ انداز میں جمع ہو رہے ہیں۔ ہجرت کے پانچویں سال فریضہ حج ہر اس مسلمان پر فرض کیا گیا جس کو مالی استطاعت ہو چنانچہ قرآنی نص وارد ہوئی ہے۔

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ
الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ
اِلَيْهِ سَبِيْلًا

یہ حج مخصوص تاریخوں (ماہ ذوالحجہ کی آٹھویں، نویں اور دسویں تاریخیں) میں ہوتا ہے۔ حج تارکین اپنے اندر ایسے مقاصد کو لئے ہوئے ہے جن کے ذریعہ ایک مسلمان کے دل میں عقیدت۔ محبت۔ فدائیت اور جانثاری کا جذبہ پیدا ہوتا ہے جو تزکیۂ نفس کے لئے بہترین وسیلہ ہے۔ حج کے جملہ احکام اور مناسک کی ترتیب ایسے انداز سے رکھی گئی ہے کہ انسان ہر قدم پر خدا تعالیٰ کی ہستی کا اعتراف اور اپنے گناہوں اور غلطیوں کا اقرار کرتا ہے۔ یہ رضاء ربانی کا حصول ہے اور توبہ کرتے ہوئے تلافی مافات ہے۔

اور ہر فرزند اسلام جو احرام کا لباس پہنے ہوئے ہوتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے حضور رقت اور سوز سے اپنی باطنی کیفیت کا ان الفاظ میں اظہار کرتا ہے۔

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ
لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ
لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ
وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ

حاضر ہوں آپ کے احکام کی اطاعت کے لئے میرے اللہ میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں یقیناً تو ہی ہر تعریف اور نعمت کا مستحق ہے ساری بادشاہت تیری ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔

الفاظ بالا میں اسلام کا بہترین خلاصہ پیش کیا گیا ہے اور اس سے بہتر الفاظ کا انتخاب ممکن نہیں گویا عاشق اپنے معشوق کے گرد طواف کرتا ہے اس قسم کے مقدس اور مخلصانہ جذبہ اور روح کے ساتھ جو حج کیا جاتا ہے اس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :-

مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ
وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ
وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ

یعنی جس نے صرف رضاء ربانی کے لئے حج کیا اور ہر قسم کے بد خیالات اور فسق و فجور سے پرہیز کیا اس کی مثال ایسی ہے جیسے آج ہی اس کو اس کی والدہ نے جنا ہے یعنی ایسا شخص معصوم ہو جاتا ہے گویا حج انسان کو اخلاق حسنہ کا حامل بنا دیتا ہے

(۲)

اسلام کے ارکان خمسہ اپنی ترتیب میں خاص حکمتوں پر مشتمل ہیں۔ حج عمر میں کم از کم ایک دفعہ کیا جاتا ہے مگر وہ بھی مشروط یہ حج عشق اور وصال کی اس گھڑی کا نام ہے جبکہ عاشق تمام منازل عشق و محبت کی طے کر چکتا ہے مگر اس کے قلب میں ایک حسرت رہ جاتی ہے کہ میں اب سرور کائنات حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے مولد و مدفن کو اپنی آنکھوں سے بھی دیکھ سکوں جہاں خدا تعالیٰ کی وحی سے آپ کو مشرف کیا گیا جہاں سے اسلام کی آواز بلند ہوئی اور جس جگہ پر قرآن کریم کا نزول مبارک ہوا۔ جن مقامات پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم چلتے پھرتے رہے سے

ہر راہ کو دیکھا ہے محبت کی نظر سے
شاید کہ وہ گذرے ہوں اسی راہگذر سے

نفسیاتی لحاظ سے حج انسان کے اخلاق اور جملہ حرکات میں خاص عملی تاثیر پیدا کرتا ہے ایک شخص مالی قربانی کر کے اپنے وطن اور ماحول سے دور ایسے مقام کی طرف جاتا ہے جہاں ناقابل فراموش مقدس روایات اور مقامات ہیں اور یہ امر انسان کے اخلاق میں ایک تبدیلی پیدا کرنے کا باعث ہے۔

(۳)

فریضہ حج جہاں ایک عبادت ہے جس کے ذریعہ ایک مسلمان اپنے گناہوں اور آلائشوں کو کلیتہً دھو دیتا ہے اور خدا تعالیٰ کے حضور وہ مقبول و محبوب بن جاتا ہے وہاں فریضہ حج سے مسلمانوں کی عالمی اخوت کا ہر سال احیاء ہوتا ہے اسلام قومیت زبان اور رنگ و نسل کے امتیاز کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے کیونکہ یہ امتیاز باہمی مشکلات اور رنجش کا موجب ہوتا ہے اور باہمی جنگ و جدال میں ممد ہوتا ہے افسوس اور صد افسوس آج مسلمانوں کا سب سے بڑا داخلی فتنہ باہمی انتشار ہے ایسا انتشار جو ہماری ذلت و نکبت کا باعث بن چکا ہے۔ تاریخ اسلام کے اوراق اس امر پر شاہد ناطق ہیں کہ جب بھی مسلمان ایک امر پر متحد ہو گئے ان کے سامنے متحارب طاقتیں سرنگوں ہو گئیں اور مسلمانوں کا بول بالا ہوا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سنہ ۱۰ھ کے حجۃ الوداع میں جو خطبہ دیا اس میں آپ نے فرمایا

"اے مسلمانو میری نصیحت سن لو کیونکہ مجھے علم نہیں کہ اس سال کے بعد پھر کبھی میں اس موقع پر تم سے ملاقات کر سکوں۔

اے لوگو! اچھی طرح سے سن لو کہ تمام مسلمان آپس میں بھائی ہیں کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کے مال میں بغیر اس کی رضامندی کے تصرف کرے۔

اے لوگو! آگاہ ہو جاؤ کہ تمہارا رب ایک ہے تمہارا باپ ایک ہے تم سب آدم کی اولاد ہو آدم مٹی سے پیدا ہوا تھا تم میں قابل عزت خدا کے حضور صرف متقی ہے اور عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت نہیں ہاں صرف تقویٰ کی بناء پر ایک دوسرے پر فضیلت ہے۔

حج کے اجتماع میں دنیا کے ہر گوشے سے مسلمان ایک پلیٹ فارم پر اکٹھے ہوتے ہیں اور اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ کا عملی نمونہ پیش کر رہے ہوتے ہیں۔ حج کا فریضہ مسلمانوں کی داخلی قوت اور باہمی اخوت و شوکت کا عملی مظہر ہے جبکہ مسلمان دنیا کے ہر خطے اور کونے سے ایک ہی مرکز اور مقام پر حاضر ہوتے ہیں اور جو حاضر نہیں ہوتے ان کی انتہائی تمنا یہی ہوتی ہے کہ کاش ہم کو بھی استطاعت ہوتی تو ہم بھی اس مقام محبوب پر حاضری دیتے وہاں ہر شخص اپنے آپ کو ایک ہی رنگ میں رنگین کر لیتا ہے۔ چاہے وہ کسی رنگ و نسل اور قومیت کا ہو۔ استعماری اور سامراجی حکومتوں نے اسلام کی طرف منسوب ہونے والی اقوام اور ممالک کے اندر اختلافات کی خلیج کو وسیع کیا اور ان کے درمیان انشقاق پیدا کر دیا اور اس میں بہت حد تک صیہونیت کا ہاتھ بھی کارفرما ہے۔ جس کے نتیجہ میں مسلمان ممالک بھی آپس میں متصادم ہو گئے اور وہ طاقت اور گولی جو دوسروں پر استعمال ہونی چاہیئے تھی وہ اپنوں پر چلنے لگ گئی۔ آج دنیائے اسلام کے تعمیری دماغ بھی صرف اس لئے مفلوج ہو کر رہ گئے ہیں کہ عالمی اخوت اسلامیہ باہمی انتشار سے کمزور ہو گئی ہے۔ اگر فریضۂ حج کی بنیادی غرض و غایت کو عملی رنگ دیا جاتا تو آج عالم اسلامی کی اور ہی حالت ہوتی ہر طرف شوکت۔ محبت۔ اخوت اور قوت کے مظاہر دیکھنے میں آتے۔

قرآن کریم نے حج کی فلاسفی اور افادیت کے ضمن میں ذکر فرمایا ہے:۔

لِيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ۔

تاکہ حجاج فریضۂ حج کے فوائد دیکھ سکیں لفظ منافع میں اللہ تعالیٰ نے ان اجتماعی۔ دینی اور دنیاوی فوائد کو بیان کیا ہے جو فریضۂ حج کے ذریعہ سے مقصود ہیں۔

الغرض حج علاوہ عبادت کے مختلف ممالک اور اقوام کے مسلمانوں کو ایک اپنے مرکز میں اکٹھے کر کے عالمی اخوت اسلامیہ کا ہر سال احیاء کرتا ہے فِیْ ذٰلِكَ عِبْرَةٌ وَّتَذْكِرَةٌ لِّمَنْ لَّهٗ عَيْنَانِ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیدالاضحیہ کے ضروری مسائل

(دارالافتاء ربوہ)

اسلام نے مسلمانوں کے لئے دو عیدیں مقرر کی ہیں۔ ایک عیدالفطر ہے جو رمضان کے گزرنے پر یکم شوال کو منائی جاتی ہے۔ دوسری حج کے دوسرے دن دسویں ذی الحجہ کو آتی ہے اس کا نام عیدالاضحیہ یعنی قربانیوں کی عید ہے۔ یہ بڑی عید کے نام سے بھی مشہور ہے۔ اس روز حج کی خوشی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کی یاد میں دنیا بھر کے مسلمان اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ شکر بجا لاتے ہیں۔ قربانیاں پیش کرتے ہیں۔ اور حسب استطاعت خوشیاں مناتے ہیں۔

نماز عید کی تیاری اس سے بھی زیادہ اہتمام سے ہونی چاہیئے جتنی کہ جمعہ کے لئے تیاری کی جاتی ہے۔ اس دن غسل کر کے اچھے کپڑے پہنے جائیں اور خوشبو استعمال کی جائے۔ یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ انسان اس دن صاف ستھرا اور خوش باش نظر آئے حسب توفیق اچھا کھانا پکایا جائے۔ عیدالاضحیہ میں بہتر یہ ہے کہ عید کی نماز کے بعد کچھ کھایا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی طریق تھا۔

عید کی نماز اگر کھلے میدان میں ادا کی جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ دینی مظاہرہ کے علاوہ اس میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس سے جگہ کی تنگی کا سوال حل ہو جاتا ہے تاہم بڑی مسجد کے اندر نماز ادا کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔

نماز کا وقت نیزہ بھر سورج اوپر آجانے سے لے کر زوال آفتاب تک رہتا ہے لیکن جلد نماز پڑھنا زیادہ ثواب کا موجب ہے۔ اگر کسی وجہ سے پہلے دن اس وقت میں نماز نہ پڑھی جا سکے تو عیدالاضحیہ کے دوسرے یا تیسرے دن تک اسی وقت میں یہ نماز پڑھی جا سکتی ہے۔

عید کی نماز سنت موکدہ ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اس میں مردوں کے علاوہ عورتیں اور بچے بھی شامل ہوں بلکہ عیدگاہ میں وہ عورتیں بھی آئیں جنہوں نے نماز نہیں پڑھنی گو وہ نماز میں شامل نہ ہوں گی لیکن خطبہ سننے اور دوسری دعاؤں میں حصہ لیں گی۔ یہ نماز صرف جماعت کے ساتھ ہو سکتی ہے اکیلے پڑھنا جائز نہیں۔ اور نہ ہی ایک عیدگاہ میں دوسری بار جائز ہے ایک جگہ میں ایک ہی دفعہ نماز عید ہوگی۔ جو شخص التحیات میں سلام سے پہلے امام کے ساتھ جماعت میں شامل ہو جائے اس کی نماز عید ہو جائے گی۔ امام کے سلام کے بعد وہ اٹھ کر اپنی دو رکعتیں پوری کرے اور ان میں حسب دستور تکبیریں بھی کہے۔

عید کی نماز کے لئے اذان اور اقامت نہیں کہی جاتی اس کے پڑھنے کا یہ طریق ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد ثناء پڑھ کر سات تکبیریں کہی جائیں۔ امام بلند آواز سے اللہ اکبر کہے گا۔ اور مقتدی آہستہ۔ ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ کانوں تک بلند کر کے سیدھے چھوڑ دیئے جائیں۔ ساتویں تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لئے جائیں اور امام قرأت شروع کر دے۔ پھر دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے اسیطرح پانچ تکبیریں کہی جائیں گی۔

اگر امام بھول جائے اور یہ تکبیریں نہ کہے تو اس غلطی کے تدارک کے لئے سجدہ سہو کرنا ضروری ہو گا۔ لیکن اگر تکبیروں کی گنتی میں فرق پڑ جائے تو سجدہ سہو کرنا ضروری نہیں۔

نماز کے بعد امام عید کا خطبہ پڑھے گا یہ خطبہ جمعہ کے خطبہ کی طرح دو حصوں میں پڑھا جاتا ہے۔ دونوں کے درمیان تھوڑی دیر کے لئے بیٹھنا چاہیئے لیکن اگر ایک ہی دفعہ دونوں خطبے پڑھ دیئے جائیں۔ تب بھی جائز ہے۔

خطبہ چونکہ نماز عید کا ایک حصہ ہے اس لئے اس کا سننا ضروری ہے اور مقتدیوں کو سنے بغیر نہیں جانا چاہیئے۔ خطبہ کے اختتام پر دعا کے بعد گھر جانا چاہیئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا طریق تھا کہ میدان عید سے واپسی کے وقت آپ دوسرا راستہ اختیار فرماتے۔ غالباً اس میں یہ حکمت ہے کہ چونکہ کسی قوم کا اجتماع یا نمو اس کی شان و شوکت کے اظہار کا موجب ہوتا ہے اس لئے جب مسلمان نماز عید کے لئے ایک رستہ سے جائیں گے اور دوسرے رستہ سے واپس آئیں گے تو زیادہ لوگ انہیں دیکھ سکیں گے۔

عیدالاضحیہ کی نماز کے لئے جاتے اور واپس آتے ہوئے تکبیریں کہنی چاہئیں۔ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے زینوا عیادکم بالتکبیر کہ اپنی عیدوں کو تکبیروں سے زینت دو۔ تکبیر کے الفاظ یہ ہیں:۔

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ

واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد

یہی تکبیریں نویں ذی الحج کی صبح سے لے کر تیرھویں کی عصر یعنی یوم الحج اور ایام تشریق میں نماز باجماعت کے بعد امام اور مقتدی سب بلند آواز سے کہیں عیدالاضحیہ کی نماز کے بعد بھی تین دفعہ یہ تکبیر کہی جائے اس کے علاوہ ان دنوں میں دوسرے اوقات میں بھی تکبیر تحمید کرتے رہنا چاہیئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت دستور تھا کہ جب مسلمانوں کی جماعتیں ایک دوسری سے ملتی تھیں تو تکبیر کہتی تھیں مسلمان جب ایک دوسرے کو دیکھتے تو تکبیر کہتے۔ اٹھتے بیٹھتے تکبیریں کہتے کام میں لگتے تو تکبیر کہتے۔ جیسا کہ اس عید کے نام سے ظاہر ہے یہ قربانیوں کی عید ہے۔ اس موقعہ پر قربانی سنت موکدہ ہے۔ جس شخص میں قربانی دینے کی طاقت ہو ضرور دے۔ قربانی کے جانور میں کوئی نقص نہیں ہونا چاہیئے۔ وہ لنگڑا نہ ہو۔ بیمار نہ ہو۔ سینگ ٹوٹا ہوا نہ ہو۔ اگر مغز سلامت ہو اور خول اوپر سے اتر گیا ہو تو حرج نہیں اسیطرح کان کٹا نہ ہو۔ لیکن اگر اوپر سے تھوڑا سا کٹا ہوا ہو۔ جیسے لوگ خوبصورتی کے لئے کر دیتے ہیں تو جائز ہے۔

قربانی دینے کے لئے بکرے چھترے کی عمر ایک سال اور دنبہ کی کم از کم چھ ماہ ہونی چاہیئے۔ بشرطیکہ اچھے پلے ہوئے جانور ہوں۔ دبلے اور لاغر نہ ہوں۔ گائے کی عمر دو سال اور اونٹ کی پانچ سال ہونی چاہیئے۔

ایک خاندان کی طرف سے ایک بکرے یا دنبے کی قربانی کافی ہوتی ہے لیکن اگر کسی میں وسعت ہو تو زیادہ جانور بھی ذبح کئے جا سکتے ہیں

بکرے کی قربانی ایک آدمی کے لئے ہے اس میں اپنے کنبے کو بھی شامل کر سکتا ہے گائے یا اونٹ میں سات آدمی شامل ہو سکتے ہیں۔ ائمہ کا خیال ہے کہ ایک حصہ ایک خاندان کے لئے کافی ہوتا ہے۔

اگر کوئی شخص غرباء کی طرف سے قربانی دینا چاہے تو یہ بھی موجب ثواب ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم غرباء امت کی طرف سے ایک قربانی دیا کرتے تھے۔

جس شخص نے قربانی دینی ہو اسے چاہیئے کہ ذی الحج کی پہلی تاریخ سے لے کر قربانی کرنے تک حجامت نہ بنوائے۔ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کا طریق عمل یہی تھا

قربانی نماز عید ادا کرنے کے بعد کرنی چاہیئے۔ اس سے پہلے ذبح کیا ہوا جانور قربانی شمار نہ ہوگا۔ قربانی کا وقت عید کی نماز کے بعد سے شروع ہوتا ہے۔ اور ۱۲ ذی الحجہ کو ختم ہوتا ہے۔ بعض ائمہ کے نزدیک ۱۳ تاریخ کی عصر تک بھی قربانی ہو سکتی ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اور کچھ اور بزرگوں کا یہ بھی خیال ہے کہ اگر انسان سفر پر ہو یا کوئی اور مشکل درپیش ہو۔ اور وقت مقررہ پر قربانی نہ ہو سکے تو ذوالحجہ کے سارے مہینے میں قربانی ہو سکتی ہے۔

قربانی کے جانور کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنے سے زیادہ ثواب ملتا ہے لیکن یہ ضروری نہیں اگر کوئی کسی دوسرے سے ذبح کروا لے۔ تب بھی قربانی ہو جاتی ہے تاہم اگر کوئی خاص عذر نہ ہو تو خود ذبح کرنا بہتر ہے۔

قربانی کے گوشت کے استعمال اور تقسیم پر کوئی پابندی نہیں جس طرح چاہیں استعمال کریں خود کھائیں۔ دوسروں کو دیں۔ اور غریبوں میں تقسیم کریں۔ اگر کوئی سکھا کر محفوظ کرنا چاہے تو یہ بھی جائز ہے۔ بہتر ہے کہ ایک حصہ غرباء میں تقسیم کریں ایک اپنے لئے رکھیں اور ایک حصہ رشتہ داروں اور دوست احباب کو بھجوائیں۔

قربانی کی کھال کو بیچ کر اس کی قیمت اپنی ذات پر خرچ نہیں کی جا سکتی یہ رقم مرکز میں ارسال کر دینی چاہیئے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست چندہ برائے نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

۱/۷/۷۲ تا ۱۳/۱۰/۷۲

احباب کرام تمام عطیہ دہندگان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور انہیں اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے آمین۔ دس روپے سے کم عطیہ دینے والے احباب کے نام شائع نہیں کئے جا رہے قارئین کرام ان عطیہ دہندگان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

۱	مکرم ناصر احمد صاحب پرویز پروازی ربوہ از بچگان	۱۰/۰۰	روپے
۲	حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ	۱۰/۰۰	"
۳	امۃ المتین صاحبہ لاہور چھاؤنی	۵۰/۰۰	"
۴	لطف المنان خان صاحب کوئینز روڈ لاہور	۱۰/۰۰	"
۵	مس نفیسہ نجمہ صاحبہ سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی	۱۰/۰۰	"
۶	ملک بشیر احمد صاحب مبشر میڈیکو ملتان	۲۰/۰۰	"
۷	چوہدری نبی احمد صاحب کراچی	۵۰/۰۰	"
۸	مسز نصرت فاروق صاحبہ گلبرگ لاہور	۲۰/۰۰	"
۹	بشیر الدین سلیم صاحب کیڈٹ کالج حسن ابدال	۱۰/۰۰	"
۱۰	فاطمہ بیگم صاحبہ والدہ لیڈی ڈاکٹر حلیمہ کشور صاحبہ دار البرکات ربوہ	۵۰/۰۰	"
۱۱	والدہ صاحبہ شیخ منور احمد صاحب کلکتہ والے ربوہ	۲۰/۰۰	"
۱۲	محمد عبد القدیر صاحب قاضی احمد ضلع نواب شاہ	۱۰/۰۰	"
۱۳	بیگم امینہ عنایت صاحبہ ناظم آباد کراچی	۱۵/۰۰	"
۱۴	بیگم جنرل عبد العلی ملک صاحب سی سی ہاؤس منگلا	۳۰/۰۰	"
۱۵	سید ناصر ارتضیٰ علی صاحب کراچی	۲۰/۰۰	"
۱۶	ایم الطاف تنویر صاحب وحدت کالونی لاہور	۲۰/۰۰	"
۱۷	ڈاکٹر احسان الحق صاحب	۲۵/۰۰	"
۱۸	عزیزہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد سعید صاحب حیدر آباد۔	۱۰۱/۰۰	"
۱۹	میجر ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب سٹیڈ روڈ پشاور چھاؤنی	۸۱/۰۰	"
۲۰	کشور سلطانہ صاحبہ راجگڑھ کالونی مغل پورہ لاہور	۱۰/۰۰	"
۲۱	سید حمید احمد صاحب وزارت امور داخلہ اسلام آباد۔	۱۰/۰۰	"
۲۲	سردار دوست محمد خان صاحب کوٹلی آزاد کشمیر	۲۵/۰۰	"
۲۳	نعیم احمد خان صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۳۰/۰۰	"
۲۴	اہلیہ صاحبہ شیخ عبد الرشید صاحب سٹرما شنکار لپور	۲۵/۰۰	"
۲۵	بیگم لفٹننٹ کرنل عبد المجید ملک صاحب لاہور چھاؤنی	۴۹/۰۰	"
۲۶	مولوی محمد صدیق صاحب صدر جماعت احمدیہ منجانب عزیز احمد صاحب کھوکھر غزالی	۱۹/۰۰	"
۲۷	محمد نعیم صاحب شاہنواز لمیٹڈ کراچی	۱۰۰/۰۰	"
۲۸	حفیظہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد الدین صاحب گوجرانوالہ	۱۵/۰۰	"
۲۹	سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سرگودھا شہر	۱۰۴/۰۰	"
۳۰	چوہدری ادریس نصر اللہ خان صاحب مری	۲۰/۰۰	"
۳۱	سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ شیخوپورہ	۲۲/۰۰	"
۳۲	اہلیہ صاحبہ محمد صدیق صاحب ہاشمی ڈیرہ غازی خان	۱۰/۰۰	"
۳۳	آغا عبد المجید صاحب	۱۰/۰۰	"
۳۴	حضرت سیدہ ام متین صاحبہ ربوہ	۱۰/۰۰	"
۳۵	چوہدری مبارک احمد صاحب احمد نگر	۱۰/۰۰	"
۳۶	بیگم ڈاکٹر اظہار الحسن صاحب سرگودھا	۱۰/۰۰	"
۳۷	امۃ الکریم بیگم صاحبہ اہلیہ قریشی عبد الرشید صاحب سانده کلاں لاہور	۱۰/۰۰	"
۳۸	رقیہ بیگم صاحبہ اہلیہ معین الدین صاحب دار الیمن ربوہ	۱۳/۰۰	"
۳۹	افضل بیگم صاحبہ چک جھمرہ	۱۵/۰۰	"

(باقی)

مالی قربانیوں میں اضافہ کی ضرورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جماعت کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ نے اسے (جماعت احمدیہ کو) اس لئے قائم کیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرے۔ پس یہ وہ عظیم مقصد ہے جس کے مطابق ہم عمل کریں گے اور انشاء اللہ اسلام کو ساری دنیا پر غالب کر کے دم لیں گے۔"

ہمارے مجاہدین تحریک جدید کو چاہئیے کہ وہ اپنے محبوب آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مذکورہ بالا پاکیزہ عزم کے پیش نظر اپنی مالی قربانیوں میں اضافہ ہی نہیں بلکہ اپنے کئے ہوئے وعدوں کی جلد سے جلد ادائیگی کر کے عند اللہ ماجور ہوں تاکہ ہم اپنے اس مقصد عظیم میں کامیاب و کامران ہوں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے مرکزی سالانہ امتحانات

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے منعقد ہونے والے سالانہ امتحانات کی حسب ذیل تاریخیں مقرر کی گئی ہیں:-

ضلع کراچی	اپریل ۱۹۷۳ء
ضلع لاہور	جون ۱۹۷۳ء
دیگر مجالس	جولائی ۱۹۷۳ء

قائدین اضلاع و مجالس امتحانات کی تیاری کا ابھی سے اہتمام کریں۔ قائدین جائزہ لیں کہ ان کی مجلس کے کن کن خدام کے پاس نصاب کی کتب موجود نہیں شعبہ ہذا قائدین کی اطلاع پر بذریعہ وی پی کتب ارسال کرے گا۔ (مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی کامیابی

نذیر اللہ سیکنڈری سکول لشتر آباد ضلع سرگودھا میں مورخہ ۲۲-۱۲-۷۲ کو منعقد ہونے والے مقابلہ حسن قرأت تقاریر اور نظم خوانی میں ہمارے سکول کے طلباء نے بھی حصہ لیا۔ اس مقابلہ کا نتیجہ حسب ذیل رہا۔

اردو تقاریر میں	اوّل	شمس الحق طیب ابن ڈاکٹر فضل حق صاحب دار الرحمت شرقی ربوہ
مقابلہ حسن قرأت	اوّل	حافظ بشارت احمد صاحب غنی دہم
مقابلہ نظم خوانی	اوّل	شمس الحق طیب (نظم ذکر خدا پر زور دے ظلمت دل مٹائے جا)

احباب جماعت دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ یہ کامیابی سکول کے لئے اور جماعت کے لئے بابرکت فرمائے۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

ولادت

میرے بیٹے عزیزم مرزا بشیر احمد قمر سپروائزر ٹیکسلا کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۵ جنوری بروز جمعۃ المبارک آٹھ بجے شام کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود خاکسار کا پوتا اور مکرم صوبیدار میجر عزیز احمد صاحب کھوکھر ریٹائرڈ کا نواسہ ہے۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صالح خادم دین با برکت عمر والا اور والدین کے لئے قرۃ العین بنا دے۔ آمین۔

(مرزا محمد حنیف ٹھیکیدار احمد نگر)

خونی و بادی
بواسیر
PILES

جناب چوہدری نذیر احمد صاحب پروپرائٹر آٹو سپیڈ لاہور:- میں تقریباً ۲۰ سال سے اس موذی مرض میں مبتلا تھا ہر قسم کا علاج کیا مگر بے سود۔ پائلز کیور استعمال کی اب خدا کے فضل سے بالکل ٹھیک ہوں اور محسوس کرتا ہوں کہ اس نام کی کوئی مرض ہی نہیں۔ قیمت مکمل کورس ۱۰/- جوابی لفافہ بھیج کر مرض کی کیفیت لکھیں۔

کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور کراچی ربوہ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرگودھا بورڈ کے باسکٹ بال مقابلوں میں

تعلیم الاسلام کالج نے انٹرزونل چیمپئن شپ جیت لی

فائنل میچ میں کالج کی ٹیم نے ۴۳ کے مقابلہ میں ۶۷ پوائنٹ سکور کئے

ربوہ ۱۰ر جنوری۔ سرگودھا بورڈ کے انٹرزونل باسکٹ بال مقابلوں میں جو یہاں گزشتہ دو روز سے کھیلے جا رہے تھے تعلیم الاسلام کالج نے فائنل میچ میں گورنمنٹ کالج لائل پور کو ۴۳ کے مقابلہ میں ۶۷ پوائنٹس سے ہرا کر انٹرزونل باسکٹ بال چیمپئن شپ جیت لی۔ تعلیم الاسلام کالج اس سے پیشتر گورڈن کالج راولپنڈی کو شکست دے کر فائنل میں پہنچا تھا۔ فائنل میچ میں تعلیم الاسلام کالج کے عمر فاروق نے ۴۳ اور مرزا عبدالباسط نے ۱۸ پوائنٹس سکور کئے۔ گورنمنٹ کالج لائل پور کے طارق نواز نے ۱۹ اور عبدالستار نے ۱۴ پوائنٹس بنائے۔ طرفین کے ان کھلاڑیوں نے عمدہ کھیل کا مظاہرہ کیا اور تماشائیوں سے خوب داد حاصل کی۔

یہ انٹرزونل باسکٹ بال ٹورنامنٹ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن سرگودھا کے زیر اہتمام تعلیم الاسلام کالج باسکٹ بال کورٹس پر ربوہ میں کھیلا گیا۔ اس میں مہمان نوازی کے فرائض تعلیم الاسلام کالج نے ادا کئے۔ ٹورنامنٹ لیگ سسٹم پر کھیلا گیا۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس موقع پر تعلیم الاسلام کالج کی باسکٹ بال کورٹس پر سرگودھا بورڈ کے کھلاڑی منتخب کرنے کے لئے ٹرائلز بھی ہوئے جن میں گورنمنٹ کالج میانوالی، گورنمنٹ کالج سرگودھا، گورنمنٹ کالج لائل پور، گورنمنٹ کالج جھنگ، گورنمنٹ کالج گوجرہ، اسلامیہ کالج لائل پور، گورڈن کالج راولپنڈی، تعلیم الاسلام کالج ربوہ، گورنمنٹ ہائی سکول جھنگ، تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ اور ماڈل سکول اسلام آباد کے کھلاڑیوں نے شرکت کی۔ انتخابی بورڈ میں چوہدری محمد علی صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ، اکرم نیازی صاحب سیکرٹری سپورٹس سرگودھا بورڈ، مبارک علی خان صاحب نیشنل کوچ، خورشید موتی لال صاحب، شیخ محمد امین صاحب، جاوید حسن صاحب اور سید مشہود شاہ صاحب شامل تھے۔ یہ ٹرائلز بڑے دلچسپ اور جاندار انداز میں کھیلے گئے۔

ورلڈ احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن کے سالانہ اجلاس کی روداد

ورلڈ احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن کا تیسرا سالانہ اجلاس جلسہ سالانہ کے موقع پر ۲۷/۱۲/۷۲ بروز بدھ شام ۸ بجے فضل عمر فاؤنڈیشن کے کمیٹی ہال میں زیر صدارت مکرم کرنل عطاء اللہ صاحب منعقد ہوا۔

اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جس کے بعد مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر سیکرٹری مجلس نصرت جہاں نے مغربی افریقہ میں احمدی ڈاکٹروں کی کارگزاری کی مختصر رپورٹ حاضرین کو سنائی۔ (یہ رپورٹ "احمدی ڈاکٹروں کو چیلنج" کے نام سے الگ بھی شائع ہو رہی ہے۔) رپورٹ کے بعد ڈاکٹروں کو سوال کرنے اور معلومات دریافت کرنے کا موقع دیا گیا۔

مکرم ڈاکٹر کرنل رمضان صاحب نے غانا میں کام کرنے والے احمدی ڈاکٹروں کی خوشکن مساعی کا آنکھوں دیکھا حال مؤثر انداز میں بیان کیا۔

اجلاس کے دوران مختلف تجاویز بھی زیر غور آئیں۔ احمدی ڈاکٹروں نے افریقہ میں خدمت خلق کے کام میں گہری دلچسپی کا اظہار فرمایا۔

اجلاس میں کثیر التعداد ڈاکٹروں، لیڈی ڈاکٹروں کے علاوہ میڈیکل کالجوں کے طالب علموں نے بھی شمولیت کی۔ بعدہٗ سب حاضرین نے ٹی پارٹی میں شمولیت فرمائی۔

(نوٹ) جو احمدی ڈاکٹر اس اجلاس میں شامل نہیں ہو سکے وہ اپنے موجودہ ایڈریس سے سیکرٹری مجلس نصرت جہاں کو اطلاع دیں۔

(سیکرٹری ورلڈ احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن)

درخواست دعا: میری اہلیہ کی صحت ایک عرصہ سے خراب چلی آ رہی ہے گزشتہ سال پتہ کا اپریشن کرایا تھا اب ایک اور اپریشن تجویز ہوا ہے احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کو کامیاب فرمائے اور اس کے نتیجہ میں کامل صحت عطا فرمائے۔ (مبارک انصاری لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

وعدوں کی سو فیصد ادائیگی کا سال

امراء و صدر صاحبان و عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ اس امر کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ یہ سال نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی وصولیوں کا سال ہے۔ اس سال ہر وعدہ کنندہ سے آپ نے سو فیصد وصولی کر کے رقوم خزانہ مرکزی میں بھجوانی ہیں۔ سال شروع ہو چکا ہے۔ نئے عزم اور جوش اور ولولہ کے ساتھ ابھی سے وصولیوں کا کام شروع کر دیجئے۔ اس الٰہی تحریک کی ضرورت و اہمیت واضح کرنے کی اب کوئی ضرورت نہیں رہی۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ایمان افروز خطاب کے بعد آپ نے خود بخود ہی پوری تندہی سے کام شروع کر دیا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ غلبہ اسلام کی مہم کو شاندار کامیابیوں سے سرفراز فرمائے۔ آمین۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

اعلانِ نکاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۹ر دسمبر ۱۹۷۲ء کو مسجد مبارک میں میری بیٹی رفعت ڈار ایم ایس سی لیکچرار گورنمنٹ گرلز کالج کوئٹہ کے نکاح کا پانچ ہزار روپے حق مہر پر عبید الرحمٰن صاحب جاوید ابن مکرم عبدالرحمٰن صاحب جنید ہاشمی کے ساتھ اعلان فرمایا۔

عزیزہ رفعت ڈار میاں کرم الٰہی صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود کی پوتی اور عزیزم عبید الرحمٰن جاوید ایم ایس سی ریسرچ اسسٹنٹ فشریز ڈیپارٹمنٹ۔ محترم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل مرحوم کے پوتے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ مولا کریم اپنے فضل و احسان سے ہر دو کو دین و دنیا میں عزت و آبرو سے رکھے۔ آمین۔

(چوہدری محمد عبداللہ ڈار۔ کوئٹہ)

حافظ کلاس کے لئے استاد کی ضرورت

ایک شہری جماعت میں طلباء کو قرآن مجید حفظ کروانے کے لئے ایک استاد کی ضرورت ہے جو حافظ قرآن ہوں۔ اور قرآن کریم حفظ کروانے کا تجربہ بھی رکھتے ہوں۔ جو دوست یہ خدمت بجا لا سکتے ہوں وہ اپنی درخواستیں اپنے حلقہ کے امیر یا صدر صاحب کی سفارش سے نظارت اصلاح و ارشاد میں جلد بھجوا دیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

گمشدہ گھڑی یکم دسمبر بروز سوموار صبح ۵ بجے محلہ دارالبرکات سے ریلوے سٹیشن تک آتے ہوئے ایک رسٹ واچ (RADO) کہیں گر گئی ہے جس کسی کو ملی ہو براہ کرم مولوی برکات احمد صاحب بسمل سابق مبلغ ملائشیا ۲۲ تحریک جدید میں پہنچا کر ممنون فرمادیں۔

(عبدالحی آہنہ سنگل محلہ دارالبرکات ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

دانت مت نکلوائیے

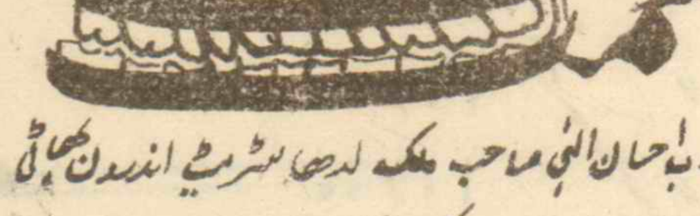

جناب احسان الٰہی صاحب ملک لدھا سٹریٹ اندرون بھاٹی گیٹ لاہور۔ "میری اہلیہ کو پائیوریا گزشتہ ۵ سال سے پرانی تکلیف تھی ڈینٹل سرجنوں نے "لاعلاج" قرار دے کر چند دانت نکال بھی دیئے لیکن ایلیٹ پائیوریا کے استعمال سے اُن کو مکمل شفا حاصل ہوئی۔" مکمل کورس ۱۰/- ایکمے ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور کراچی، ربوہ۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶